دوسرے ممالک میں بھی ایک طویل عرصہ سے کفر کے اقتدار کے خلاف مزاحمت جاری ہے۔ جب تک مسلمانوں کو ان کا بنیادی حق نہیں مل جاتا یقیناً یہ مزاحمت ختم نہیں ہو گی۔

نہ تو افغانستان، پاکستان کے خلاف ہے اور نہ ہی پاکستان، افغانستان کے خلاف۔ دونوں ممالک اسلامی رشتۂ اخوت میں منسلک ہیں۔ اصل میں ان دونوں ملکوں میں موجود یہودیوں اور عیسائیوں کے "ایجنٹ" انہیں آپس میں لڑا رہے ہیں۔ اپنے نواب زادہ نصراللہ خان صاحب کو ہی لے لیجئے، فرماتے ہیں "پاکستان کو افغانستان کے خلاف مسلح کارروائی کرنی چاہئیے" نواب صاحب نے یہ نہ سوچا کہ وہ جنوں میں کیا کہہ رہے ہیں؟ اتنا ہی سوچ لیتے کہ وہ خود تو کشمیر کمیٹی کے چیئرمین ہیں مگر حملہ افغانستان پر کرنے کا مشورہ دے رہے۔ کشمیر کو آزاد کرانے کی بجائے افغانستان پر قبضہ کرنے کی راہ دکھا رہے ہیں۔ لیلائے اقتدار کے ساتھ شب باشی سے ان کے فکر و نظر کے سوتے بھی خشک ہو گئے ہیں۔

ع..... عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

حکومت نے پشاور بم دھماکہ کے ملزم کا سراغ ملنے کا دعویٰ کیا ہے اور اسے ایک افغان باشندہ بتایا ہے۔ اگر واقعی مبینہ دہشت گرد افغان باشندہ ہے تو اس کا یہ مطلب کیسے نکل آیا کہ دھماکہ افغان حکومت نے کرایا ہے۔ اگر الزامات کے درست ہونے کا سوال ہے تو پھر افغانستان کے الزام کو بھی درست ماننا پڑے گا۔ موجودہ حکومت ہمسایہ ملک افغانستان سے بگاڑ پیدا کرنے کی بجائے محبت کو فروغ دے۔ افغانستان بھارت سے برا نہیں۔

....

گرفتار فوجی افسروں کے خلاف مقدمۂ بغاوت کی سماعت

اخباری اطلاعات کے مطابق میجر جنرل ظہیر الاسلام عباسی اور دیگر گرفتار فوجی افسران کے خلاف مبینہ بغاوت کیس کی سماعت ۳۱ دسمبر ۹۵ء سے فوجی عدالت میں شروع ہو رہی ہے، پاک فوج کے گرفتار افسران کے بارے میں عام طور پر مشہور ہے کہ یہ دین دار، محب وطن اور باکردار فوجی افسر ہیں اور اخباری اطلاعات کے مطابق ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے ملک میں "اسلامی نظام" کے نفاذ کے لئے سیاسی و فوجی قیادت کو قتل کر کے انقلاب لانے کا منصوبہ تیار کیا تھا، ان افسران کے خلاف قومی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ میں اب تک بہت کچھ کہا گیا ہے لیکن انہیں اپنی صفائی دینے کے لئے ذرائع ابلاغ تک رسائی کا موقع نہیں دیا گیا جو انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے، اسی طرح ان کے خلاف مقدمہ بھی مبینہ طور پر بند کمرے کی عدالت میں چلایا جا رہا ہے جس سے ان افسروں کا موقف اور انصاف کے تقاضے بند کمرے کی چار دیواری میں گم ہو کر رہ جائیں گے اور ملک کی رائے عامہ کو عدالتی کارروائی کے بارے میں مطمئن کرنا ممکن نہیں ہو گا اس لئے صدر پاکستان اور چیف آف آرمی اسٹاف